۶۳ / سالہ حیاتِ نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی ایک جھلک

مفتی محمد راشد ڈسکوی

سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے روز صبح صادق کے وقت ربیع الاول ، عام الفیل مطابق اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی ، آپ ﷺ کی ولادت سے چند مہینے پہلے آپ ﷺ کے والد محترم ''عبد اللہ'' کی وفات ہوگئی ، آپ ﷺ کے دادا جان ''عبد المطلب'' کی طرف سے آپ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' ہے ، اور آپ ﷺ کی والدہ محترمہ ''آمنہ'' کی طرف سے آپ ﷺ کا نام ''احمد'' تجویز ہوا۔ ابولہب کی آزاد کردہ باندی ''ثویبہ رضی اللہ عنہا'' کے چند دن دودھ پلانے کے بعد شرفاء قریش کی عادت کے مطابق آپ ﷺ کو ''حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا'' کی رضاعت میں دے کر مضافاتِ مکہ میں بھیج دیا گیا ، اس وقت آپ ﷺ آٹھ دن کے تھے۔

ولادت کے چوتھے سال شقِ صدر کا واقعہ پیش آیا ، مؤرخین لکھتے ہیں کہ شقِ صدر کا واقعہ چار بار پیش آیا ، ایک : زمانہ طفولیت میں حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے پاس ، دوسری بار دس سال کی عمر میں پیش آیا۔ (فتح الباری ، ج:۱۳ ، ص:۴۸۱) تیسری بار : واقعۂ بعثت کے وقت پیش آیا۔ (مسند أبی داود الطیالسی ، ص: ۲۱۵) اور چوتھی بار : واقعۂ معراج کے موقع پر۔ (صحیح البخاری ، رقم الحدیث: ۳۴۹) ۔ بعض نے پانچویں بار کا شقِ صدر بھی ذکر کیا ہے ، لیکن وہ صحیح قول کے مطابق ثابت نہیں ہے۔ (سیرۃ المصطفیٰ ﷺ ، ج:۱ ، ص:۷۵) آپ ﷺ تقریباً چھ سال تک ''حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا'' کی پرورش میں رہے۔

ولادت کے چھٹے سال آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے اپنے میکے میں ایک ماہ کا قیام کیا ، وہاں سے واپسی پر مقام ابواء میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئیں۔ (شرح المواہب للزرقانی ، ج:۱ ، ص:۱۶۰)

ولادت کے ساتویں سال آپ ﷺ اپنے دادا عبد المطلب کی تربیت میں پروان چڑھتے رہے۔

اور ولادت کے آٹھویں سال ''دادا محترم'' کا انتقال ہوگیا ، دادا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ اپنے چچا ''ابو طالب'' کی پرورش میں آگئے۔ (طبقات ابن سعد ، ج:۱ ، ص:۷۴)

اور ولادت کے بارھویں سال آپ ﷺ نے اپنے چچا کے ساتھ شام کے پہلے تجارتی سفر میں شرکت کی ، اسی سفر میں بحیرہ راہب نے آپ ﷺ کی نبوت کی پیش گوئی بھی دی۔ (الخصائص الکبری ، ج:۱ ، ص:۸۴)

اور ولادت کے چودہویں سال یا پندرہویں سال اور بعض روایات کے مطابق بیسویں سال عربوں کی مشہور لڑائی ''حرب الفجار'' پیش آئی، اس جنگ میں آپ اپنے بعض چچاؤں کے اصرار پر شریک تو ہوئے، لیکن قتال میں حصہ نہیں لیا۔ (روض الانف، ج:۱،ص:۱۲۰) اور ولادت کے سولہویں سال میں آپ ﷺ نے اہل مکہ کے حلف الفضول نامی معاہدے میں شرکت کی۔

اور ولادت کے پچیسویں سال آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر تجارت کا دوسرا سفر شام کی طرف کیا، سفر سے واپسی پر اس سفر میں پیش آنے والے واقعات، تجارتی نفع اور آپ ﷺ کے اخلاق و واقعات سن کر دو مہینہ اور پچیس روز کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھجوا کر آپ ﷺ سے نکاح کرلیا۔ (طبقات ابن سعد، ج:۱،ص:۸۳)

اور ولادت کے پینتیسویں سال آپ ﷺ نے بیت اللہ کی ہونے والی تیسری تعمیر کے وقت حجر اسود کو اپنے دست اقدس سے نصب فرما کر خانہ جنگی کے لیے کمر بستہ قبائل قریش کے درمیان باہمی محبت والفت پیدا فرما دی اور اس کٹھن مرحلے کو بحسن وخوبی انجام خیر تک پہنچایا۔ (سیرت ابن ہشام، ج:۱،ص:۶۵) حیات طیبہ کے انتالیس سالوں میں آپ ﷺ کا کردار ایسا بے مثال رہا کہ اپنے تو اپنے غیروں کی زبان پر آپ ﷺ کے بارے میں تھا کہ آپ ﷺ صادق اور امین ہیں۔

ولادت کے چالیسویں سال میں آپ ﷺ نے زیادہ وقت غار حرا میں گزارا، یہاں ہی آپ ﷺ کے سر پر نبوت کا تاج رکھا گیا۔

نبوت کے پہلے سال غار حرا میں آپ ﷺ پر سورۂ علق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں۔ (شرح المواہب، ج:۱،ص:۲۰۷) باتفاق مؤرخین آپ ﷺ کو نبوت اتوار کے دن عطا ہوئی، لیکن مہینہ کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے، ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آٹھ ربیع الاول کو نبوت سے سرفراز ہوئے، اس قول کی بنا پر بوقتِ بعثت آپ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی۔ جب کہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق سترہ رمضان کو آپ ﷺ کو نبوت ملی، اس قول کے مطابق بوقتِ بعثت آپ ﷺ کی عمر چالیس سال اور چھ ماہ تھی، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباری، کتاب التعبیر، ج:۱۲،ص:۳۱۳)

نبوت کے دوسرے سال میں آپ ﷺ خفیہ تبلیغ فرماتے رہے، اسی سال حضرت خدیجہ، حضرت ورقہ بن نوفل، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت عفیف کندی، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت خالد بن سعید، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عمار، حضرت صہیب، حضرت عمرو بن عنبسہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ یہ سب اور کچھ دیگر حضرات صحابہؓ سابقین اولین صحابہؓ کہلاتے ہیں۔

نبوت کے تیسرے سال آپ ﷺ کے متبنیٰ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

نبوت کے چوتھے سال آپ ﷺ کو علی الاعلان دعوتِ دین دینے کا حکم ہوا، جس کی بنا پر کفار خصوصاً قریش کی طرف سے بھی کھلم کھلا دشمنی اور بغض وعداوت کا مظاہرہ ہونے لگا اور اسی سال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔

نبوت کے پانچویں سال حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے، اسی سال حبشہ کی طرف پہلی اور دوسری ہجرت ہوئی، پہلی ہجرت میں گیارہ مرد اور پانچ عورتیں شامل تھیں۔ (فتح الباری، ج:۱،ص:۱۸۰) اور دوسری ہجرت میں چھیاسی مرد اور سولہ عورتیں شامل تھیں۔ (سیرۃ ابن ہشام، ج:۱،ص:۱۱۱) اسی سال حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو ابوجہل ملعون کے ہاتھوں شہادت نصیب ہوئی، یہ اسلام کی خاطر شہید ہونے والی پہلی خاتون ہیں۔

نبوت کے چھٹے سال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ان کی برکت سے مسجد حرام میں نماز اعلانیہ ادا کی گئی۔ (شرح المواہب، ج:۱،ص:۲۷۶)

نبوت کے ساتویں سال مقاطعۂ قریش کا واقعہ پیش آیا، آپ ﷺ کے ساتھ بنو ہاشم اور بنو مطلب شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے، اسی دوران آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔ (روض الانف، ج:۱،ص:۲۳۲)

نبوت کے آٹھویں سال مشرکین مکہ کے مطالبہ پر شق قمر کا بے مثال معجزہ رونما ہوا۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۳،ص:۱۱۸) نبوت کے نویں سال میں بھی شعب ابی طالب میں ہی محصور رہے۔

نبوت کے دسویں سال مقاطعہ ختم ہوا۔ (طبقات ابن سعد، ج:۱،ص:۱۳۹) اور اسی سال آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے تقریباً تین یا پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، حضور ﷺ نے اس سال کو عام الحزن قرار دیا۔ (شرح المواہب، ج:۱،ص:۲۹۱) اسی سال آپ ﷺ کا نکاح حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے ہوا، اور اسی سال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں، لیکن رخصتی نہیں ہوئی اور اسی سال واقعۂ طائف بھی پیش آیا۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۳،ص:۱۳۵)

نبوت کے گیارہویں سال مدینہ سے آنے والے حاجیوں میں سے آپ ﷺ کی دعوت سے تقریباً چھ آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے، اس سے انصار کے اسلام کا آغاز ہوا۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۳،ص:۱۴۸)

نبوت کے بارھویں سال آپ ﷺ کو معراج ہوئی اور اسی موقع پر امت پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ اسی سال بیعت عقبۂ اولیٰ ہوئی، اس میں ۱۲/افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (شرح المواہب، ج:۱،ص:۳۱۶)

نبوت کے تیرھویں سال بیعت عقبۂ ثانیہ ہوئی، جس میں ۷۳/مرد اور ۲/عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ اسی سال مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی۔ اسی سال قریش نے نعوذ باللہ! آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر آپ ﷺ کو قریش کی سازش سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہاں سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو سب سے پہلے وضو کیا پھر طواف کیا۔ (بخاری ومسلم)

اجازت ملنے پر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

حیات نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا مدنی دور

جناب نبی اکرم ﷺ کی ہجرت کے بعد کی حیات مبارکہ کا دور ''مدنی دور'' کہلاتا ہے، جو کہ بڑا تابناک دور ہے جس میں آپ علیہ السلام کی اَن تھک کوششوں، محنتوں اور قربانیوں کے سبب اسلام کو غلبہ ہی غلبہ ملا، آپ علیہ السلام کی جانثار جماعت قدسیہ کے سرفروشوں نے اسلام کی نشر واشاعت کے لیے آپ علیہ السلام کے اشاروں پر اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیا رضی اللہ عنہم۔ آپ ﷺ کے اس بے مثال دور کا نقشہ کھینچنے کی منظر کشی اتنی طویل ہے کہ شاید کئی ضخیم مجلدات کا پیٹ بھی اس موضوع کو اپنے میں نہ سما سکے، ذیل میں بہت ہی اختصار کے ساتھ ہجرت کے بعد کی زندگی کو اشارۃً بطور ایک جھلک کے پیش کیا جاتا ہے۔

ہجرت کا پہلا سال: آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تین دن تک غارِ ثور میں رُوپوش رہنے کے بعد یکم ربیع الاوّل مدینہ کی جانب ہجرت کی، اسلام کی پہلی مسجد مسجد قباء کی بنیاد رکھی، مدینے کے یہودی اور آس پاس کے رہنے والے قبیلوں سے امن اور دوستی کے عہد نامے ہوئے۔ اسی سال حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسی سال مسجد نبوی کی بھی تعمیر کی گئی۔ اذان واقامت کی ابتدا بھی کی گئی۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک مثالی بھائی چارہ قائم ہوا، جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔ اسی سال شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی بھی ہوگئی۔

ہجرت کے دوسرے سال مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور عیدین کی نمازیں فرض ہوئیں۔ مسجد اقصیٰ کے بجائے بیت اللہ کو جہت قبلہ قرار دیا گیا۔ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آپ ﷺ کی لخت جگر حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال بھی اسی سال ہوا۔ حق و باطل کا پہلا غزوہ ''بدر'' بھی اسی سال پیش آیا۔

ہجرت کے تیسرے سال آپ ﷺ کا حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے اور اس کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، آپ ﷺ کی لخت جگر حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ گستاخانِ رسول کعب بن اشرف اور ابورافع کو جہنم رسید کیا گیا۔ اسی سال غزوۂ اُحد کا واقعہ پیش آیا۔

ہجرت کے چوتھے سال بنو نظیر کی جلاوطنی ہوئی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اسی سال آپ ﷺ کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ اور شراب کے حرام ہونے کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

ہجرت کے پانچویں سال شرعی پردہ کا حکم نازل ہوا، زنا کی سزا کا حکم ہوا، صلاۃ الخوف کی مشروعیت ہوئی، تیمّم کی اجازت ملی، واقعۂ افک ہوا اور اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں سورۃ النور نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کا حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے

www.banuri.edu.pk

نکاح ہوا۔ غزوۂ خندق، غزوۂ بنی مصطلق اور غزوۂ بیر معونہ پیش آیا، جس میں ۷۰ حفاظ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دھوکے سے شہید کیا گیا۔

ہجرت کے چھٹے سال مالدار مسلمانوں پر حج فرض ہوا۔ سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ اسی سال حدیبیہ کی صلح ہوئی، آپ ﷺ ۱۴۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوئے، صلح حدیبیہ سے واپسی کے بعد دیگر ممالک کے بادشاہوں کو دعوتی خطوط روانہ فرمائے۔ اسی سال مدینہ منورہ میں قحط پڑا جو آپ ﷺ کی دعا سے دور ہوا۔

ہجرت کے ساتویں سال غزوۂ خیبر پیش آیا۔ اس غزوہ سے واپسی پر لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا، جس میں پورے لشکر کی نماز فجر قضا ہوگئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ ایک یہودی عورت زینب بنت حارث کی طرف سے آپ ﷺ کو زہر دینے کی کوشش کی گئی، آپ ﷺ کا حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، اور حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی آخری زوجہ ہیں۔

ہجرت کے آٹھویں سال حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ ﷺ نے عمرۃ القضاء فرمایا، غزوۂ موتہ اور فتح مکہ کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ حنین وطائف ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ اسی سال آپ ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

ہجرت کے نویں سال غزوۂ تبوک پیش آیا اور اس غزوہ سے واپسی پر منافقین کی بنائی ہوئی مسجد ضرار کو منہدم کردیا گیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول کی موت ہوئی۔ اس سال ستر ۷۰ سے زائد وفود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سورۃ التوبہ نازل ہوئی۔ اسی سال آپ ﷺ نے اپنی ازواجؓ سے ایلا کیا اور قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔ اسی سال آپ ﷺ گھوڑے سے گرے، جس کی وجہ سے دائیں پہلو اور پنڈلی پر خراش آئی، اسی سال حج فرض ہوا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بناکر تین سو افراد کے ساتھ حج کے لیے بھیجا گیا۔

ہجرت کے دسویں سال مسیلمہ کذاب نے اور اسود عنسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے خطبہ دیا۔ اس خطبے میں آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن موجود تھیں، جن کی تعداد ۹ تھی۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ۱۰۰،۰۰۰ (ایک لاکھ) سے متجاوز تھی۔ اس موقع پر اسلام کے سارے اصول سمجھا دیئے گئے۔ جاہلیت کی رسموں کو اور شرک کی باتوں کو ملیامیٹ فرمادیا اور امت کو الوداع کہتے ہوئے پوری امت مسلمہ بلکہ پوری کائنات کو یتیم کرتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی اللہ جل جلالہ سے جاملے۔

وصلی اللہ علی النبی الأمی الکریم وعلی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین